غزل

(جناب صوفی نذیر احمد صاحب)

ہوں مجبور اک شوخ کی بندگی کا
مآلِ نظر تھا یہی زندگی کا

پلٹ جاؤں تجھ سے کہاں تاب مجھ میں
کروں ناز کیا ایسی فرخندگی کا

دلِ دوربیں سے ہے اتنی سہولت
سہارا سا ہے اک خوش آیندگی کا

الجھنے میں ہے لطفِ سعیِ مسلسل
یہ ہے جادہ یہ جادۂ زندگی کا

یقیں سے ہے مضبوط تعمیر انساں
یہی گامِ اول ہے پایندگی کا

کٹا دوں سرِ راہ سر کو وفا میں
صلہ یہ بھی ہے اک مری بندگی کا